Columbia University

Department of History

URDU

Graduate Language Exam

Instructions: This is a two-hour exam. Choose one of the two passages. Prepare a good, literate translation of the entire passage in the time allowed. You may use a dictionary.

Passage #1

(۱)

سارا گاؤں مشکل سے سو گھروں پر مشتمل تھا ۔ اس گاؤں کا نام روشن پور تھا ۔ یہ راستے سے ہٹ کر واقع تھا اور کوئی کچی یا پکی سڑک بھی یہاں تک نہ آتی تھی ۔ اس طرف کے دیہات میں آمد و رفت کا سلسلہ اکّوں تانگوں پر یا پیدل چل کے طے ہوتا تھا ۔ ٹوٹی پھوٹی ، ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈیاں تھیں ، جو کثرت سے ایک دوسری کو کاٹتی تھیں ۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ کچی یادداشت والے مسافر اور اکہ بان غلط راستے پر پڑ جاتے تھے اور کسی اجنبی گاؤں میں پہنچ کر پریشانی اٹھاتے تھے ۔ مگر یہ روز کی بات تھی اور گاؤں والوں کو ایسے مسافروں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے کی عادت سی پڑ گئی تھی ۔ بعض اوقات ان لوگوں کو پہر دو پہر ستانے کے لئے کھاٹ اور پیاس بجھنے کے لئے لسی پانی بھی مل جاتا تھا ۔

Columbia University

Department of History

URDU

Graduate Language Exam

Instructions: This is a two-hour exam. Choose one of the two passages. Prepare a good, literate translation of the entire passage in the time allowed. You may use a dictionary.

Passage #2

سوراج کے لیے

مجھے سن یاد نہیں رہا، لیکن وہی دن تھے جب امرتسر میں ہر طرف "انقلاب زندہ باد" کے نعرے گونجتے تھے۔ ان نعروں میں، مجھے اچھی طرح یاد ہے، ایک عجیب قسم کا جوش تھا۔ ایک جوانی، ایک عجیب قسم کی جوانی۔ بالکل امرتسر کی گجریوں کی سی، جو سر پر اپلوں کے ٹوکرے اٹھائے بازاروں کو جیسے کاٹتی ہوئی چلتی ہیں---خوب دن تھے۔ فضا میں جو جلیانوالہ باغ کے خونیں حادثے کا اداس خوف سمویا رہتا تھا اس وقت بالکل مفقود تھا۔ اب اس کی جگہ ایک بے خوف تڑپ نے لے لی تھی---ایک اندھا دھند جست نے جو اپنی منزل سے ناواقف تھی۔

لوگ نعرے لگاتے تھے، جلوس نکالتے تھے اور سینکڑوں کی تعداد میں دھڑا دھڑ قید ہو رہے تھے۔ گرفتار ہونا ایک دلچسپ شغل بن گیا تھا۔ صبح قید ہوئے، شام چھوڑ دیے گئے، مقدمہ چلا۔ چند مہینوں کی قید ہوئی، واپس آئے، ایک نعرہ لگایا، پھر قید ہو گئے۔

زندگی سے بھرپور دن تھے۔ ایک ننھا سا بلبلا پھٹنے پر بھی ایک بہت بڑا بھنور بن جاتا تھا۔ کسی نے چوک میں کھڑے ہو کر تقریر کی اور کہا۔ "ہڑتال ہونی چاہیے۔" چلے ہڑتال ہو گئی---ایک لہر اٹھی کہ ہر شخص کو کھادی پہننی چاہیے تاکہ لنکا شائر کے سارے کارخانے بند ہو جائیں---بدیشی کپڑوں کا بائیکاٹ شروع ہو گیا اور ہر چوک میں الاؤ جلنے لگے۔ لوگ جوش میں آ کر کھڑے کھڑے وہیں کپڑے اتارتے اور الاؤ میں پھینکتے جاتے، کوئی عورت اپنے مکان کے شہ نشین سے اپنی ناپسندیدہ ساڑھی اچھالتی تو ہجوم تالیاں پیٹ پیٹ کر اپنے ہاتھ لال کر لیتا۔